"اے فاطمہ! اگر اللہ کے یہاں پکڑ ہوگئی تو میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا" کا مطلب

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2294

تاریخ اجراء: 08 جمادی الثانی 1445ھ / 22 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اس طرح کی کوئی حدیث پاک موجود ہے کہ: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا ہو کہ: "اے فاطمہ! میرے مال سے جو لینا ہے لے لو، لیکن اگر اللہ کے یہاں پکڑ ہو گئی تو میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔" اگر ایسی کوئی حدیث موجود ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ نیز اس حدیث کی بنیاد پر اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی بیٹی کی بخشش بھی نہیں کرواسکتے، تو کیا حکم ہو گا؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ رب العزت نے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے قریبی رشتہ داروں کو جہنم کے عذاب سے ڈرا کر ایمان کی طرف بلانے کا حکم ارشاد فرمایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہوئے اور اپنے اقارب و اہل بیت کو ایمان کی دعوت دی اور چند ناموں کو بالخصوص متوجہ کرتے ہوئے آگ سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ان ہی ناموں میں سے ایک نام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بھی لیا، لہٰذا آپ رضی اللہ تعالی عنہا کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اے فاطمہ آگ سے بچو، ورنہ اللہ کے مقابلے میں تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکوں گا“۔ جس کا معنی یہ ہے کہ ایمان لا کر آگ سے بچو، ایمان کے بغیر جہنم سے آزادی کی کوئی راہ نہیں، اگر تم ایمان نہ لائی تو اس وقت میری قرابت بھی فائدہ نہ دے گی۔ اس سے دراصل مقصود لوگوں کو اس بات کی تبلیغ تھی کہ ایمان کے بغیر کسی کی نجات نہیں خواہ وہ کسی نبی کا قرابت دار ہو یا اولاد، کنعان نبی زادہ تھا، لیکن ایمان نہ لانے کی وجہ سے جہنم کا سزاوار ہوا، لہٰذا مذکورہ بالا جملہ ”میں تمہارے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں گا“ کی مراد واضح ہو گئی کہ یہ فرمان اس وقت ہے جبکہ وہ ایمان نہ لاتیں، کیونکہ کافر کے لئے شفاعت نہیں، جیسا مصنف ابن ابی شیبہ کی حدیث میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: أعطيت الشفاعة وهي نائلة من لم يشرك بالله شيئا" مجھے شفاعت عطا کی گئی، اس سے ہر اس شخص کو حصہ ملے گا جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج 10، ص 397، رقم: 32340، دار الفاروق، مصر)

اس سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے مالک و مختار نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے شفاعت کا مالک و مختار بنادیا ہے۔ بخاری شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خصائص کو بیان کرتے ہوئے ایک خصوصیت یہ بھی بیان فرمائی کہ: "اعطيت الشفاعة" مجھ کو شفاعت عطا کی گئی ہے۔ (صحیح بخاری، ج 1 ص 95، رقم: 438، دار طوق النجاة)

اور خصوصا اہل بیت کرام کے بارے میں تو صراحتاً شفاعت کا مژدہ مذکور ہے، ملاحظہ ہو:

علامہ سید ابن عابدین شامی فرماتے ہیں: کہ امام احمد بن حنبل، بیہقی اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بر سر منبر فرمایا: یہ کیسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اپنے رشتہ داروں کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ یاد رکھو میں ان کو دنیا و آخرت دونوں میں نفع پہنچاؤں گا۔

نیز علامہ شامی فرماتے ہیں: کہ طبرانی نے معجم میں سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ نہ تم کو عذاب دے گا اور نہ تمہاری اولاد کو۔

اس کے علاوہ علامہ شامی مزید فرماتے ہیں: کہ طبرانی، دار قطنی اور صاحب کتاب فردوس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے میں اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا پھر جو ان کے قریب ہوں گے پھر انصار کی شفاعت کروں گا۔"

واضح رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا مطلقا انکار کرنے والا کافر ہے، اور کسی خاص نوع کا انکار کرنے والا گمراہ ہے مثلا شفاعت بالمحبة، بالوجاہت یا بالاذن کا انکار کرنے والا۔

صحیح مسلم میں ہے: "عن عائشة، قالت: لما نزلت {وأنذر عشيرتك الأقربين} [الشعراء: 214] قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على الصفا، فقال: يا فاطمة بنت محمد، يا صفية بنت عبد المطلب،

يابني عبد المطلب، لا أملك لكم من الله شيئا، سلوني من مالي ما شئتم "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، کہ جب مذکورہ آیت "وأنذر عشيرتك الأقربين" نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا پر کھڑے ہوئے، اور فرمایا اے فاطمہ بنت محمد، اے صفیہ بنت عبد المطلب، اے بنی عبد المطلب، اللہ کے مقابلے میں، میں تمہارے کسی چیز کا مالک نہیں، میرے مال سے جو مانگنا چاہو مانگ لو۔ (صحیح مسلم، ج 01، ص 192، رقم: 350، دار إحياء التراث العربي – بيروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: " يا فاطمة، أنقذي نفسك من النار، فإني لا أملك لكم من الله شيئا، غير أن لكم رحما سأبلها ببلالها " اے فاطمہ خود کو جہنم سے بچاؤ، اللہ کے مقابلے میں، میں تمہارے کسی چیز کا مالک نہیں مگر یہ کہ تم سے رشتہ داری ہے، تمہیں اس کی تری سے تر رکھوں گا۔ (صحیح مسلم، ج 01، ص 192، رقم: 348، دار إحياء التراث العربي – بيروت)

مرآۃ المناجیح میں ہے: " اپنی جانوں کو آگ سے بچانے کے معنی یہ ہیں کہ تم لوگ ایمان قبول کر لو تاکہ تم نار جہنم سے بچ جاؤ، اس آگ سے بچنے کا ذریعہ ایمان و اطاعت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کو بھی اسلام کی تبلیغ کی جائے کیونکہ اس وقت جناب فاطمہ چھوٹی بچی تھیں، سب لوگوں کے سامنے علانیہ حضرت فاطمہ کو تبلیغ فرمانا لوگوں کو سنانے کے لیے ہے کہ بغیر ایمان قبول کیے نبی کی قرابتداری بلکہ نبی کی اولاد ہونا کافی نہیں۔ کنعان نبی زادہ تھا مگر کفر کی وجہ سے جہنمی ہو گیا۔۔۔ اے فاطمہ اگر تم نے ایمان قبول نہ کیا اور تم آخرت میں سزا کی مستحق ہو گئیں تو وہ سزا میں تم سے دفع نہیں کر سکتا اور تم عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکتیں لہذا یہ حدیث نہ تو اس آیت کے خلاف ہے "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ" کیونکہ اس آیت میں دنیاوی عذاب مراد ہے حضور کی برکت سے کفار پر دنیاوی عذاب نہیں آتا اور یہاں اخروی عذاب مراد ہے اور نہ اس حدیثِ شفاعت کے خلاف ہے شفاعتی لاھل الکبائر من امتی کہ میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ والوں کو بھی پہنچے گی کہ وہاں امت کا ذکر ہے یہاں کفار کا ذکر ہے۔ " (مرآۃ المناجیح، ج 07، ص 146، قادری پبلشرز، لاہور)

شرح صحیح مسلم میں ہے: " اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے مالک نہیں ہیں اور خصوصاً حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور دیگر اہل بیت کرام کی شفاعت کا آپ کو اختیار نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اس کے بتائے بغیر شفاعت کے مالک و مختار نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے شفاعت کا مالک و مختار بنا دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا

ہے:اعطیت الشفاعۃ ، مجھ کو شفاعت عطا کر دی گئی ہے (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲) اور خصوصا اہل بیت کرام کے بارے میں درج ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں:

علامہ سید ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ:" امام احمد بن حنبل، بیہقی اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بر سر منبر فرمایا: یہ کیسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اپنے رشتہ داروں کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ یاد رکھو میں ان کو دنیا و آخرت دونوں میں نفع پہنچاؤں گا۔"

نیز علامہ شامی فرماتے ہیں کہ:" طبرانی نے معجم میں سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ: اللہ نہ تم کو عذاب دے گا اور نہ تمہاری اولاد کو۔"

اس کے علاوہ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ:" طبرانی، دار قطنی اور صاحب کتاب فردوس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے میں اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا پھر جو ان کے قریب ہوں گے پھر انصار کی شفاعت کروں گا۔" (شرح صحیح مسلم، ج 01، ص 832، فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور)

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب میں ہے: ”مُطلَقاً شفاعت کا انکار حکمِ قراٰنی کا انکار اور کُفر ہے۔ چُنانچِہ قراٰنِ کریم کی مشہور و معروف آیتِ کریمہ اٰیۃُ الکُرسی میں ہے: ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سِفارش کرے بے اس کے حکم کے۔ (پ 3، سورۃ البقرۃ، آیت 255)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: ”اِس میں مُشرِکین کا رَد ہے جن کا گُمان تھا کہ بُت شَفاعت کرینگے۔ انہیں بتا دیا گیا کہ کُفّار کے لئے شَفاعت نہیں۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حُضُور مَاذُوْنِیْن (یعنی اجازت یافتگان) کے سوا کوئی شَفاعت نہیں کر سکتا اور اِذن والے (یعنی اجازت یافتہ) انبِیاء و ملائکہ و مُؤمنین ہیں۔ (خَزَائِنُ الْعِرْفَان ص 76) ”اَلْبَحْرُ الرَّائِق“ جلد 1 صَفْحَہ 611 پر ہے: ”جو نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کا منکر ہو یا کراما کاتبین کا منکر ہو یا رُویت باری (یعنی دیدار الٰہی) کا انکار کرتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لیے کہ وہ کافر ہے۔“ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص 575، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے ”ہر قسم کی شفاعت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت بالمحبۃ، شفاعت بالاذن، اِن میں سے کسی کا انکار وہی کریگا جو گمراہ ہے۔“(بہار شریعت، ج01، حصہ1، ص72، مکتبۃ المدینۃ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net